جاوید کاہلوں ...... (اندازِ فکر)

عمر فاروقؓ کا سفرِ یروشلم

جنگ یرموک نے قیصر روم کے کس بل نکال کر رکھ دیئے تھے۔ چھ روزہ جنگ میں حضرت خالد ابن ولید کے گھوڑوں نے جھپٹ کر پلٹ کر اور پھر پلٹ کر جھپٹ کر دشمن کی زرہ بند صفوں کو تتر بتر کر دیا۔ کوئی چار ہزار نے شہادت کا میٹھا جام تو پیا تو مگر اس کے ساتھ ہی سارا شام' فلسطین' اور مصر سلطنت مدینہ کے آگے پلیٹ میں رکھ دیا گیا۔ یرموک کی جنگ اگست 636ء میں جیتی گئی تو مسلمان افواج کے کمانڈر حضرت ابوعبیدہ ابن جراح نے اکتوبر کے مہینے میں اپنی جنگی کونسل کے ساتھ مستقبل کی مشاورت کی۔ فیصلے پر مہر تصدیق سید عمر فاروقؓ سے حاصل کی گئی۔ مدینہ سے امیر المومنین کا حکم موصول ہوتے ہی اسلامی پھریرے ایک دفعہ پھر فضا میں بلند ہوئے اور اب کی بار پھر اپنے تیز و تند گھوڑ دستوں نے یروشلم کی طرف کوچ کیا تو ان کی کمان حضرت خالد بن ولید کے ہاتھ میں تھی۔ پیدل فوج پہنچی تو عیسائی اسقف اعظم نے یروشلم شہر کے دروازے بند کر لیے اور محصور ہو گیا۔

شہر یروشلم کی حرمت و تقدس کی وجہ سے کوشش کی گئی کہ بغیر لڑے اور خون بہائے ہی قبضہ ہو جائے تو بہتر ہے۔ پادری نے شہر کی کنجیاں حوالے کرنے کی حامی بھر لی مگر خلیفۃ المومنین کے خود آ کر کنجیاں وصول کرنے کی استدعا کی۔ امیر المومنین کو مطلع کیا گیا تو انہوں نے بخوشی یروشلم کا سفر اختیار کیا۔ حضرت علیؓ کو مدینہ منورہ میں اپنا قائم مقام مقرر کیا اور اپنے غلام اور ایک اونٹ کے ساتھ اپنی اپنی باری پر سواری کرتے کرتے اپریل 637ء میں یروشلم کے نواح میں پہنچ گئے۔ مسلم افواج کے کمانڈر حضرت ابوعبیدہ اپنے چند جرنیلوں' حضرت خالد بن ولید' حضرت یزید ابن ابوسفیان اور عمرو بن العاص کے ہمراہ ایک منزل آگے آئے تا کہ امیر المومنین کا استقبال کر سکیں۔ حضرت عمرؓ کے قریب پہنچے تو انہوں نے جرنیلوں کو ریشمی کپڑوں میں ملبوس دیکھا۔ آپ نے دعا سلام کے ساتھ ہی زمین سے کنکریاں اٹھا کر اپنے جرنیلوں کو ماریں کہ ان کے ریشمی کپڑے آپ کو اچھے نہ لگے تھے۔ جرنیلوں نے ریشمی عباؤں کے نیچے اپنے ہتھیار بندھے دکھائے تو فاروق اعظم کا کچھ غصہ ٹھنڈا ہوا۔

اب چونکہ یروشلم ابھی ایک ہی منزل پرے تھا کہ غلام نے عرض کیا کہ اے ابن الخطاب سوار ہو جائیں کہ اس طرح سے غلام کی سواری اور آقا کا نکیل پکڑ کر چلنا' غیروں کو کیسا لگے گا۔ عمرؓ راضی نہ ہوئے اور غلام بدستور سوار رہے۔ تھوڑی دور رہ گئی تو حضرت ابوعبیدہ نے چرمی موزوں اور پرانے لباس کی جگہ نیا جوڑا اور جرابیں پیش کیں۔ حضرت عمرؓ فوراً غصے سے لال پیلے ہو گئے اور فرمایا کہ اے ابوعبیدہ ابن جراح "اگر تمہاری جگہ مجھے کوئی اور ایسا کہتا تو میں اسے عبرتناک سزا دیتا (یاد رکھے کہ ابن جراح ایک جلیل القدر صحابی رسولؐ اور امین الامت کا آپؐ سے لقب رکھنے کے علاوہ ذاتی طور پر ایک درویش صفت انسان بھی تھے) یاد رکھو کہ ہم دنیا کے حقیر ترین لوگ تھے اور کوئی قوم ہمیں منہ نہیں لگاتی تھی۔ ہمیں یہ ساری عزت و اکرام اسلام اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی عطا کردہ ہے۔ ہم اس کے علاوہ کسی اور چیز میں عزت کبھی نہیں ڈھونڈیں گے۔"

اللہ کی قدرت' کندھوں پر چرمی موزے اور ہاتھ میں اونٹ کی رسی جس پر کہ غلام سوار تھا کے ساتھ جب فاروق اعظم یروشلم میں داخل ہوئے تو پادری نے فوراً شہر کی چابیاں آپؓ کے حوالے کر دیں۔ ساتھ ہی عرض کیا کہ اس نے اپنے مذہب کی کتابوں میں ایسے ہی پڑھا تھا اس لئے خلیفۃ المومنین کے ذاتی طور پر آ کر کنجیاں وصول کرنے کی شرط لگائی تھی۔ وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ کیا واقعی امیر المومنین پیدل ہوں گے اور ان کا غلام سوار ہو گا اور کیا واقعی کسی مذہب میں ایسا ہونا ممکن تھا اور یہ سارا منظر دیکھتے ہی اس نے شہر کے دروازے کھول دینے کا حکم دیا۔ حضرت عمرؓ دس روز یروشلم میں قیام پذیر رہے جس میں انہوں نے یہودیوں اور عیسائی اہالیان شہر کے لئے وہ امان عطا کیا کہ غیروں کی کتب بھی ایسی رواداری اور مروت کو تسلیم کیے بغیر نہیں رہ سکتیں۔ بالخصوص شہر کے یہودیوں کو پانچ صدیوں کے عیسائی قبضے کے بعد پہلی مرتبہ بیت المقدس میں آزادی سے اپنی عبادت کا موقع ملا تھا جو کہ حضرت عمر کے عہد میں دیا گیا تھا۔

سیرت عمر سے اس سفر یروشلم ہی سے متعلق ایسی روایات اور حقائق ملتے ہیں کہ عدل اسلام پر ایک گواہی کی حیثیت رکھتے ہیں اور وہ بھی غیر مسلموں کے ضمن میں۔ اس کالم میں ہم نے فاروقی دور میں مساوات انسانی (بالخصوص آقا و غلام کا رشتہ جو کہ اس سوسائٹی میں اس وقت مروجہ تھا) اور عزت و افتخار کے سلسلے میں لباس کے مقام پر فاروقی ارشادات کا حوالہ دیا ہے۔ یعنی کہ آپ کی وہ تنبیہ اور سخت الفاظ جو کہ تبدیلی لباس کے مشورے پر آپؓ نے حضرت ابوعبیدہؓ کو کہے یا پھر مسلمان فوج کے جرنیلوں کے ریشمی لباسوں پر پتھریلی کنکریاں پھینک کر آپ نے جو ادا کئے۔

ہمارے آج کے وزیر اعظم جو کہ سید خانوادے سے متعلق ہیں یقیناً کسی لڑی میں اوپر جا کر حضرت عمر فاروق سے بھی مل جاتے ہوں گے۔ ہم اکثر ان کو ٹیلی ویژن سکرینوں کے ذریعے سے مغرب سے درآمد شدہ برانڈڈ سوٹوں' ٹائیوں اور بوٹوں میں ملبوس دیکھتے ہیں۔ ایسے لباس کی قیمت لاکھوں روپے میں ہوتی ہے۔ جی ہاں قارئین، یہ اس قوم کے وزیر اعظم ہیں جس کی نصف آبادی ننگے پاؤں اور ننگے بدن پھرتی ہے۔ ☆☆